19722

بحمد اللہ رسالہ مفید کا قال اللہ تعالےٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سند خلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا۔

تفصیل الایمان

ماخوذ و مستنبط از کلام باری جل جلالہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ سند و اعتماد تصانیف حضرت مولانا اشرفعلی صاحب و دیگر علمائے عظام شکر اللہ مساعیہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان جملہ عبادتوں کی جڑ ہے۔ اور ساری نیکیوں کا سر ہے۔ اس لئے بغیر درستی ایمان کوئی عمل مقبول و منظور نہیں ہوسکتا۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایمان کی ستتر شاخیں ہیں۔ جن کے سیکھ لینے پر ایمان کی تکمیل منحصر ہے۔ لہذا المکترین محمد فرید الدین ولد فضل محی الدین غفر لہما اللہ المتین تحجیہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ساکن قصبہ جرپلہ ضلع محبوب نگر واقع حیدر آباد دکن نے سراج العلما تاج الفضلا مولانا مولوی حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی عم فیضہم مفسر آیات قرآنی و محدث کلمات محبوب ربانی صلعم کی مستند و معتبر نورانی تصنیفات سے اس رسالہ کو علیحدہ منتخب و مرتب کیا ہے۔ اور تفصیل الایمان کے نام سے موسوم کیا۔ بعض مقامات میں بہ لحاظ ضرورت الفاظ و عبارات کی توضیح و تبدیل ہوئی ہے۔ اور فوائد ضروریہ و شروح بھی لکھی گئی ہیں۔ اور حدیث صحیحین معہ ترجمہ لکھدی ہیں۔ بالحق احکام خدا و رسول صلعم کا تھم ان پرنور اوراق میں موجود ہے۔ یقینی امید ہے۔ کہ مسلمین و مسلمات اس سرمہ چشم و حرز جان بنا دیں گے۔ خود یاد کرلینے کے علاوہ اپنے اہل و عیال و دوست و آشنا عزیز و اقارب لڑکے اور لڑکیوں کو حفظ کرادیں گے اور ہمیشہ اس کی اشاعت و داخل نصاب تعلیم مدارس خانگی و سرکاری ہونے کے متعلق دلی سعی فرمایا کریں گے۔

(حسب فرمائش محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی۔ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا)

تکمیل ایمان و ثروت تلقین ایقان سے سرفراز ہوں گے۔ ف دینی فواید پر دوسرے اوقات میں نظر ڈالا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ رب العالمین ۝ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ۝ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۝

(۱) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ۝ متفق علیہ

(ترجمہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں۔ ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کمتر کسی تکلیف دینے والی چیز کا راستہ سے ہٹا دینا۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری ومسلم)

اس ارشاد سراسر رشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں۔ تو پورا مسلمان وہی ہوگا۔ جس میں یہ سب باتیں ہوں۔ اور جس میں کوئی ہو کوئی نہ ہو۔ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضرور ہے۔ اس لئے سب کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کریں۔ اور کوشش کریں کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے۔ اللھم ثبت قلوبنا علی الایمان برحمتک یا ارحم الراحمین ۝ علماء محدثین محققین نے قرآن اور حدیث میں غور کر کے ایمان کی سب شاخوں کو حسب منشاء حدیث مذکور جمع کیا ہے جن کی تعداد ستتر ہے اور تفصیل یہ ہے۔ (ماخوذ از تعلیم الدین۔ فروع الایمان۔ اصلاح الرسوم مشارق۔ ضمان الفردوس۔ بہشتی زیور)

دل کے متعلق ایمان کی تیس باتیں یہ ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ف حق جل جلالہ کو واحد جاننا۔ اس کی ذات وصفات کا یقین رکھنا سب اسی میں داخل ہے۔ اللہ کی امہات صفات یہ ہیں۔ حیؔ۔ قدیرؔ۔ مریدؔ۔ کلیمؔ۔ علیمؔ۔ سمیعؔ۔ بصیرؔ (۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے کچھ بھی نہ تھیں۔ پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں۔ (۳) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے حق ہیں۔ ف فرشتوں کے مرد یا عورت ہونے کا اعتقاد نہ رکھے۔ (۴) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اتاری ہیں۔ سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں باف اعتقاد میں کتابوں کی تعداد معین نہ کرے۔ (۵) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں۔ البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے ف عقیدہ میں پیغمبروں کی تعداد معین نہ کرے اس لئے کہ

عدد میں اختلاف روایات ہے (۶) تقدیر کا یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی خبر ہے۔ اور جو اس کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ (۷) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے۔ (۸) جنت کا ماننا ف جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے آرام اور نعمتیں موجود ہیں۔ وہ اور اس کے رہنے والے فنا نہ ہوں گے (۹) دوزخ کا ماننا ف دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کے عذاب وہ اور اس کے رہنے والے فنا نہ ہوں گے۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالنا اور اللہ کے امر کی تعمیل کرنا اور دوست رکھنا ان چیزوں کو جو اس سے قریب ہیں۔ اس کی محبت میں داخل ہے۔ (۱۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ف آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا آپ پر درود شریف پڑھنا۔ آپ کے مقدس طریقہ کی پیروی کرنا۔ آپ کی محبت میں داخل ہے۔ (۱۲) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ ہی کے واسطے کرنا (۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا ف ریا و نفاق کا چھوڑنا ضمن نیت میں داخل ہے (۱۴) گناہ پر پچھتانا یعنی توبہ کرنا (۱۵) خدا تعالیٰ سے ڈرنا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہنا (۱۷) شرم کرنا ف شرع میں حیا اس حالت کو کہتے ہیں جو گناہوں سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دے (۱۸) اللہ کے احسان اور نعمت کا شکر کرنا (۱۹) شرعی عہد اور وعدہ کا پورا کرنا (۲۰) ترک شہوت اور مصیبتوں پر صبر کرنا (۲۱) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کرنا اور غرور گھمنڈ حسد کینہ غضب کا ترک کرنا داخل تواضع ہے (۲۲) خدا کی مخلوق پر رحم کرنا۔ (۲۳) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا (۲۴) خدا پر بھروسہ کرنا (۲۵) اپنی کسی خوبی پر گھمنڈ نہ کرنا (۲۶) کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا (۲۷) کسی پر حسد نہ کرنا۔ (۲۸) خلاف شرع غصہ نہ کرنا (۲۹) کسی کا برا نہ چاہنا (۳۰) دنیا سے محبت نہ رکھنا۔

زبان کے متعلق ایمان کی سات باتیں یہ ہیں

(۱) کلمہ پڑھنا (۲) قرآن کی تلاوت کرنا ف کمتر رتبہ تلاوت کا روزانہ دس آیتیں اور متوسط رتبہ کی سو آیتیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہے (۳) دین کا علم سیکھنا (۴) دین کا علم سکھانا (۵) اللہ سے دعا کرنا (۶) اللہ کا ذکر کرنا ف استغفار کرنا بھی داخل ذکر ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دن بھر میں ستر مرتبہ سے زیادہ (بخاری) (۷) لغو اور گناہ کی بات سے بچنا۔ ف جیسے جھوٹ۔ غیبت۔ چغلی۔ خوشامد۔ فحش۔ لعنت کرنا۔ راز ظاہر کرنا۔ جھوٹا وعدہ کرنا۔ بیجا جھگڑا کرنا۔ بیجا بحث۔ بدزبانی۔ بیحد خوش طبعی۔ بناوٹی بات۔ حقارت کا ٹھٹھہ۔ بیجا مدح۔ فضول کلامی۔ گالی کوسنا

(نوٹ) جن الفاظ پر یہ خط (—) کھینچا گیا ہے۔ وہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم کے اضافہ فرمائے ہوئے ہیں ۱۲ منہ

بیہودہ باتوں کا کھوج لگانا وغیرہ۔

سارے بدن کے متعلق ایمان کی چالیس باتیں یہ ہیں

(۱) وضو غسل کرنا۔ کپڑے کا پاک رکھنا (۲) نماز کا پابند رہنا۔ ف واجب سنت نفل قضا نماز کا پڑھنا اسی میں داخل ہے۔ (۳) زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ دینا ف سخاوت مہمان نوازی غریبوں کو کھانا کھلانا اسی میں داخل ہے (۴) روزہ رکھنا ف واجب سنت نفل قضا روزہ رکھنا اسمیں داخل ہے (۵) حج و عمرہ کرنا (۶) اعتکاف کرنا ف شب قدر کا تلاش کرنا اسمیں داخل ہے (۷) جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو جاتے چلا جانا ف اسی میں ہجرت بھی داخل ہے (۸) منت خدا کی پوری کرنا۔ (۹) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اس کا پورا کرنا (۱۰) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا۔ ف ٹوٹ جائے تو دس مسکین کو کھانا دو وقت پیٹ بھر کر کھلا دے۔ یا ان کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے۔ یا ایک غلام آزاد کردے جب ان تینوں امروں سے کسی کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو۔ اس وقت تین روزے لگاتار رکھے (۱۱) جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) مردہ کو کفن دفن کرنا (۱۴) کسی کا قرض باقی ہو تو اس کا ادا کرنا (۱۵) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا۔ (۱۶) سچی گواہی کا نہ چھپانا۔ (۱۷) اگر نفس تقاضا کرے تو نکاح کر لینا ف جس شخص کو قدرت یا حاجت نہ ہو اس کو نکاح کرنا ضروری نہیں (۱۸) جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا ف غلام نوکر خدمت گذار سے نرمی و لطف کرنا اسی میں داخل ہے (۱۹) ماں باپ کو آرام پہنچانا (۲۰) اولاد کو پرورش و تربیت کرنا۔ (۲۱) ناتے والوں سے بدسلوکی نہ کرنا (۲۲) لونڈی غلاموں کو مالکوں کی تابعداری کرنا۔ (۲۳) انصاف کرنا (۲۴) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا ف عقاید و اعمال میں جماعت اہل حق کی پیروی کرے۔ اہل حق وہ ہیں جو قرآن و حدیث پر چلتے ہیں اور فقہ و تصوف صحیح بھی قرآن و حدیث سے باہر نہیں۔ (۲۵) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے (۲۶) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا ف خارجیوں اور باغیوں کے ساتھ قتال کرنا۔ اسی میں داخل ہے۔ کیونکہ فساد کا رفع کرنا اصلاح کا سبب ہوتا ہے۔ (۲۷) نیک کام میں مدد دینا۔ (۲۸) نیک راہ بتلانا۔ بری بات سے روکنا (۲۹) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا۔ (۳۰) اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا۔ (۳۱) امانت ادا کرنا ف خمس کا دینا بھی اسی میں داخل ہے۔ (۳۲) ضرورت والے کو قرض روپیہ دینا۔ (۳۳) پڑوسی کی خاطرداری رکھنا۔ (۳۴) آمدنی پاک لینا۔ (۳۵) خرچ شرع کے موافق کرنا ف فضول خرچی سے پرہیز کرنا بھی اسی میں داخل ہے (۳۶) سلام کا جواب دینا۔ (۳۷) اگر کوئی چھینک کر

الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہنا (۳۸) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا۔ (۳۹) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچاؤ جیسے ناٹک سرکس۔ ناچ گھیسی۔ شطرنج۔ گنجفہ۔ چوسر۔ کبوتر بازی۔ آتش بازی۔ مرغ بازی۔ کنکوا بازی۔ بلبل بازی۔ گوشفند بازی جوا بازی وغیرہ وغیرہ مگر کمان سے تیر پھینکنا۔ گھوڑے کو سدھانا۔ اپنی بیوی سے کھیلنا یہ تینوں کھیل فائدے کے ہیں۔ اور جائز۔ (۴۰) رستہ میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی وغیرہ ہٹا دینا۔

تقریظات

تقریظ

حضرت فرید عصر وحید دہر فقیہ زماں محدث دوراں۔ سراج العارفین۔ مصباح السالکین صاحب الشریعت بحر المعرفت۔ کاشف اسرار خفی وجلی مولانا مولوی حاجی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی۔ فاروقی چشتی۔ امدادی مد علینا ظلال جلالھم وافاض من منیر افضالھم ونور الھم

میں نے اس رسالہ کو دیکھ لیا۔ کہیں کہیں کچھ لکھ بھی دیا بہت پسند آیا۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ

محمد اشرف علی

تقریظ

حضرت جامع شریعت وطریقت واقف رموز حقیقت ومعرفت۔ محدث بے عدیل فقیہ بے مثیل۔ مفتی دوراں۔ ہادی زماں مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عزیز الرحمن صاحب دیوبندی عثمانی نقش بندی۔ مجددی۔ رزقنا اللہ بالوزاں مودۃ واقاد نا بالفیوض واسرارھم

بندہ نے اس رسالہ کو دیکھا صحیح ومفید پایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ مولفہ خیرا کثیرا

بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند

تقریظ جناب فیض مآب شیفتۂ احکام رسول ثقلین مولانا مولوی سید اصغر حسین صاحب حسینی حنفی

بفضلہ تعالیٰ یہ رسالہ نفع المسلمین والمسلمات پڑھنے اور عمل کرنے والوں کے لئے موجب اجر اور سبب نجات ہے اللہ تعالیٰ جناب مولف صاحب کو اجر جزیل اور فلاح دارین رحمت فرماوے۔

خاکسار فقیر اصغر حسین عفی عنہ دیوبندی

ضمیمہ

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے بُرے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ بیان کر دئے جائیں۔ تاکہ لوگ ان سے بچتے رہیں۔ ان میں بعضے بالکل کفر اور شرک ہیں۔ بعضے قریب کفر و شرک کے بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ۔ غرضکہ سب سے بچنا ضروری ہے۔

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی کی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا۔ جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا۔ اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا۔ یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا یا کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ توپ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑنے کے لئے ان کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لئے اس کے نال کو پوجنا۔ کسی کی دہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبے کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ یا کسی کے نام پر بالی اور بلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا۔ یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش حسین بخش۔ عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینہ یا تاریخ کو منحوس

سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں اور بُری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا یا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتا سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مسی نہ لگانا مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح ختنہ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت ہو۔ مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض دام کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا۔ یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور جیٹھ۔ پھوپھی۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گڑا دریا سے۔ گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا گانا سننا۔ ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا۔ اور دیکھنا۔ اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لیے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی رسم کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا۔ مہندی لگانا۔ آتشبازی ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا۔ فضول آرائش کرنا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔ سیانی۔ بچہ ادھایوں وغیرہ کا سامنے آنا اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہوں اس کے گرد جمع ہو کر باتیں سننا۔ جھانکنا تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جاوے تو اس کو اوروں سے کہنا۔ ماکھے بھٹلانا۔ اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں۔ شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی میں چلا کر رونا۔ منہ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا۔ استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اس کے بدن سے لگے ہوں۔ سب کا دھلانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا۔ حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا۔ باری

وضع کو معیوب سمجھنا۔ مکان میں تصویر لگانا۔ خاصدان عطردان سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ ننگا پہنا مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔ مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن گودنا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹونٹکہ کرنا۔ محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے وقت یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جیسے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا کپڑا یا ہنسلی یا گھنگھرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا۔ کسی بیماری میں شیر کا دودھ پلانا۔ اس کا گوشت کھلانا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنا بیان کر دیا گیا۔

بعضے بڑے بڑے گناہ جنسے گناہ ہوتا ہے۔ اور جن پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتیں جن کی اولاد نہیں ہوتی کسی کی سفر میں بعضے ایسے ٹونٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جاوے اور ہماری اولاد ہو۔ یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ یتیموں کا مال کھانا۔ جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال و جائداد پر قبضہ کرکے چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا۔ کسی کو اس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا۔ وعدہ کرکے پورا نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض مثل نماز روزہ حج زکوٰۃ چھوڑ دینا۔ اور قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا۔ جھوٹ بولنا۔ خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا۔ اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا کرنا۔ کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار۔ خدا کی پھٹکار۔ خدا کا دشمن وغیرہ کہنا۔ کسی کا گلہ شکوہ سننا۔ چوری کرنا۔ بیاج لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم کر دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔ جوا کھیلنا۔ بعضی عورتیں اور لڑکیاں بدبدکے گٹے یا اور کھیل کھیلتی ہیں۔ یہ بھی جوا ہے۔ کافروں کی رسمیں پسند کرنا۔ کھانے کو برا کہنا۔ ناچ دیکھنا راگ باجا سننا۔ قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے مسخرا پن کرکے بےحرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب ڈھونڈھنا۔

الحمد للہ کہ رسالہ تفصیل الایمان معہ ضمیمہ مفیدہ باہتمام محمد عثمان تاجر کتب بیرون دہلی طبع ہو کر مقبول عام ہوا۔